شانِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (دوم)

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

رفیق غار و مزار: 3

دعوت و تبلیغ: 3

ہجرت: 4

خلافت: 5

خلافت کا مفہوم: 5

خلافت کے بعد ابتدائی خطبہ: 6

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر میں: 7

ریاستی ذمہ داریاں: 9

حفاظتِ ختم نبوت: 9

مانعین زکوۃ کی سرکوبی: 10

دشمنان اسلام کا قلع قمع: 10

بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے: 10

جمع و تدوینِ قرآن: 12

وفات: 12

وصیت اور تدفین: 13

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تو کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بھیجے لیکن ان میں افضل الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی فضیلت کسی اور کے حصہ میں نہ آئی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کا انتخاب فرمایا لیکن میں افضل الصحابہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا مقام و مرتبہ کسی کے حصہ میں نہ آیا۔

رفیقِ غار و مزار:

گزشتہ قسط میں ہم نے بہت اختصار سے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے کچھ گوشوں کا تذکرہ کیا تھا اور اب اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہیں۔ قبول اسلام کے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق بنے اور ایسے رفیق بنے کہ یہ رفاقت ہمیشہ قائم رکھی اور وفا کی انتہاء دیکھیے کہ آج بھی صدیاں بیت جانے کے بعد مزار اقدس میں اسی رفاقت کو نبھائے چلے جارہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سچی رفاقت کی گواہی اپنے عمل سے دی۔ چنانچہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ اشاعت و تحفظ اسلام کے عظیم مشن پر لگ گئے۔ اس کے لیے دعوت و تبلیغ اور فتنوں کا مقابلہ کیا۔

دعوت و تبلیغ:

سیرۃ لابن ہشام، اسد الغابہ اور تاریخ الخمیس میں چند ان جلیل القدر

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام موجود ہیں جنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، نام یہ ہیں: عثمان بن عفان، زبیر بن العوام، عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبید اللہ، عثمان بن مظعون، ابو عبیدہ، ابو سلمہ بن عبد الاسد حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ان میں سے بعض کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے جن کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں نام لے کر جنتی ہونے کی بشارت دی تھی۔

ہجرت:

سیرت کی تمام معتبر کتابوں میں ہجرت کا واقعہ تفصیل کے ساتھ موجود ہے مختصر ا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اللہ کے دین کی دعوت دیتے رہے بعض خوش نصیب افراد نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا اور اسلام قبول کر لیا لیکن اکثر اپنی سرکشیوں کی وجہ سے آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو طرح طرح کی تکالیف دیتے چنانچہ اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم نازل ہوا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خطر سفر میں اپنے رفیق سفر کا جب انتخاب فرماتے ہیں تو آپ کی نگاہ سیدنا صدیق اکبر پر جا کر ٹھہرتی ہے۔ اسی سفر میں وہ واقعہ بھی پیش آیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر سوار ہو گئے اور چنانچہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا کر غار ثور تک پہنچے۔ غار کی صفائی کی، آپ تین دن تک وہاں رہے۔

آپ کی بیٹی روزانہ لوگوں کی نظروں سے بچ بچا کر آپ کے لیے کھانا پہنچا تیں۔ دشمن آپ کی تلاش میں پیچھے پیچھے غار تک پہنچ گیا یہاں تک کے اس کے قدم بھی دکھائے دینے لگے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم کے

بارے میں خوف ہوا تو تسلی کے لیے قرآن کی آیات نازل ہوئیں مزید سیدنا صدیق اکبر کی صحابیت کا اعزاز بھی اپنے سینے پر تا قیامت نقش کر دیا۔ اس غار میں وہ سانپ کے ڈسنے والا واقعہ بھی پیش آیا۔ جس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن سیدنا صدیق اکبر کی ایڑھی پر لگایا۔

خلافت:

سیرت حلبیہ اور دیگر کتب سیرت میں موجود ہے کہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اس لیے اتفاق کر لیا تھا کہ اس آسمان کے نیچے ابو بکر سے بہتر اور کوئی شخص نہیں تھا۔

خلافت کا مفہوم:

امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب "ازالۃ الخفاء" میں خلافت کے مفہوم پر نہایت ہی عمدہ اور لطیف بحث کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے: حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عام تھی اور آپ تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے واسطے مبعوث ہوئے تھے بعد بعثت آپ نے جن امور کا اہتمام کوشش بلیغ کے ساتھ فرمایا... تمام کوششوں کا مرجع اقامت دین تھی... علوم دین کا احیاء (قائم رکھنا اور رائج کرنا) علومِ دین سے مراد ہے قرآن و سنت کی تعلیم اور وعظ و نصیحت، ارکانِ اسلام نماز، روزہ، حج وغیرہ کا قیام و استحکام، لشکر کا تقرر غزوات کا اہتمام، مقدمات کا انفصال، قاضیوں کا تقرر، امر بالمعروف (عمدہ افعال و اوصاف کا حکم دینا اور ان کو رائج کرنا) اور نہی عن المنکر (بری باتوں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کو روکنا اور ان کا انسداد کرنا) جو حکامِ نائب مقرر ہوں ان کی نگرانی کہ پابندِ حکم رہیں اور خلاف ورزی احکام نہ کریں۔ ان جملہ امور کا اہتمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نفسِ نفیس فرمایا اور ان کے انصرام کے واسطے نائب بھی مقرر ہوئے وعظ و نصیحت فرمائی، صحابہ کو ممالک میں وعظ و نصیحت کے واسطے بھیجا، جمعہ و عیدین و پنج وقتہ نماز کی امامت خود فرمائی، دوسرے مقامات کے واسطے امام مقرر کیے، وصول زکوٰۃ کے واسطے عامل مامور کیے، وصول شدہ اموال کو مصارف مقررہ میں صرف کیا۔ رویت ہلال کی شہادت آپ کے حضور میں پیش ہوئی اور بعد ثبوت روزہ رکھنے یا عید کرنے کا حکم صادر ہوتا، حج کا اہتمام بعض اوقات خود فرمایا بعض اوقات نائب مقرر کیے جس طرح 9 ہجری میں حضرت ابو بکر صدیق کو امیر حج مقرر کر کے بھیجا، غزوات کی سپہ سالاری خود کی نیز اُمراء نائب سے یہ کام لیا گیا مقدمات و معاملات کے فیصلے کیے گئے قاضیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ گویا خدائی احکامات کو نبوی منہج کے مطابق نافذ کرنے کا نام خلافت ہے۔

خلافت کے بعد ابتدائی خطبہ:

امام ابن سعد نے طبقات اور امام ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین و تدفین سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے دن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت عام ہوئی۔ اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شاندار فقید المثال خطبہ دیا: حمد و ثنا کے بعد فرمایا: لوگو! میں آپ لوگوں پر ولی منتخب کیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہترین نہیں ہوں۔ اگر میں اچھی بات کروں تو تم میرا ساتھ دینا اگر میں خطا کروں تو میری غلطی درست کرا دینا۔ سچائی ایک امانت ہے اور جھوٹ خیانت۔ تم میں جو

کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے میں اس کا حق ضرور دلواؤں گا۔ اور جو تم میں سے قوی ہے میرے ہاں کمزور ہے میں اس سے پورا حق وصول کروں گا۔ جو قوم بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ترک کر دیتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ ذلت و رسوائی ڈال دیتے ہیں اور جو قوم علانیہ برائیوں میں مبتلا ہو جاتی ہے اللہ تعالی ان پر مصائب و تکالیف مسلط کر دیتے ہیں۔ جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کروں تم میری بات ماننا اور جب میں خدا اور رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت واجب نہیں اللہ تم پر رحم فرمائے اب نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر میں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ۔

صحیح البخاری، الرقم:3671

ترجمہ: محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے اپنے والد (حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ) سے پوچھا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر انسان کون ہے؟ تو میرے والد نے فرمایا: ابو بکر (رضی اللہ عنہ) میں نے پھر پوچھا کہ ان کے بعد کون؟ جواب دیا کہ عمر (رضی اللہ عنہ)۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ۔

مسند احمد، الرقم:833

ترجمہ: وہب بن عبداللہ ابو جحیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے بہتر انسان حضرت ابو بکر ہیں اور حضرت ابو بکر کے بعد سب سے بہتر انسان حضرت عمر ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ رَحِمَكَ (يَرْحَمُكَ) اللهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مَا (مِمَّا) كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ (كُنْتُ أَنَا) وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

صحیح البخاری، الرقم:3677

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوا تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا گیا تھا اتنے میں ایک شخص میرے پیچھے سے آکر میرے کندھوں پر کہنیاں رکھ دیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہنے لگے: اللہ آپ پر رحم کرے! مجھے تو یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ جمع کرے گا۔ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا کہ میں اور ابو بکر و عمر تھے۔ میں نے اور

ابو بکر و عمر نے یہ کام کیا۔ میں اور ابو بکر و عمر گئے۔ اس لیے مجھے امید یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان ہی دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

ریاستی ذمہ داریاں:

تمام تاریخ نویسوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد ریاستی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھایا۔ امن و آشتی، عدل و انصاف، خوشحالی و ترقی گھر گھر تک پہنچائیں، معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے اقدامات کیے اور مدینہ منورہ کے ریاستی انتظامات جیسے عہد نبوی میں چلے آرہے تھے ان کو بحال رکھا۔

حفاظتِ ختمِ نبوت:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بے شمار کارنامے ایسے ہیں جن پر دنیا رہتی دنیا تک ناز کرے گی۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مختلف ایسے فتنے رونما ہوئے جو اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے اپنی توانیاں صرف کررہے تھے۔ ان میں مدعیان نبوت کا فتنہ سرفہرست ہے۔ یمن میں اسود عنسی، یمامہ میں مسیلمہ کذاب، جزیرہ میں سجاح بنت حارث، بنو اسد و بنو طی میں طُلیحہ اسدی نے نبوت کے دعویٰ داغ دیے، ختم نبوت کوئی معمولی مسئلہ نہ تھا کہ جس کے لیے مصلحت اختیار کرلی جاتی بلکہ یہ تو اسلام کے اساسی و بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ اس لیے اس فتنے کے خلاف سیدنا صدیق اکبر نے اپنی تمام تر

صلاحیتیں بروئے کار لائیں اور لشکر اسلامی کو بھیج کر ان کا قلعہ قمع کیا۔

مانعین زکوٰۃ کی سرکوبی:

فتنہ مانعین زکوٰۃ نے سر اٹھایا اور کہا کہ ہم سے زکوٰۃ وصول کرنے کا اختیار صرف رسول پاک تو تھا آپ کو نہیں آپ نے اس فتنے کا پوری قوت اور جوانمردی سے مقابلہ کیا اور برملا فرمایا کہ جو عہد نبوی میں زکوٰۃ دیتا تھا اور اب اگر اس کے حصے میں اونٹ کی ایک رسی بھی زکوٰۃ کی بنتی ہے وہ نہیں دیتا تو میں اس سے قتال کروں گا۔

دشمنان اسلام کا قلع قمع:

اس کے بعد ہر سو کفار کی طرف سے جنگوں کی ابتداء ہوئی۔ عراق میں آپ نے سیدنا خالد بن ولید کے تحت لشکر روانہ کیا۔ عراق کے بہت سے مضافات آپ نے فتح کیے۔ خورنق، سدیر اور نجف کے لوگوں سے مقابلہ ہوا۔ بوازیج، کلواذی کے باشندوں نے مغلوبانہ صلح کی۔ اہل انبار سے کامیاب معرکہ لڑا گیا، عین التمر میں اسلام کو غلبہ ملا، دومۃ الجندل میں اہل اسلام کامیاب ہوئے، اس کے بعد حمید، فضیع اور فراض پر اسلامی لشکر فتح و نصرت کے پھریرے لہراتے گئے۔ لشکر صدیقی نے شام میں رومیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔

بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے:

البدایۃ والنہایہ میں ہے کہ حضرت علاء حضرمی رضی اللہ عنہ جب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مرتدین کی سرکوبی کے لیے بحرین کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک دریا آیا۔ حضرت علاء کو لشکر والوں

نے کہا کہ کشتی تیار نہیں ہے اس لیے کچھ وقت کے لیے رک جائیں تاکہ کشتی تیار کرلی جائے۔ حضرت علاء رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ خلیفۃ الرسول سیدنا ابو بکر کا حکم ہے وہاں جلدی پہنچنے کا اس میں میں رک کر انتظار نہیں کر سکتا اور یہ کہہ کر دعا کی اے اللہ آپ نے جس طرح اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برکت سے بنی اسرائیل کو (بغیر کشتیوں کے) دریا پار کرایا اسی طرح آج ہم کو ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے بغیر کشتیوں کے دریا پار کرادے! پھر آپ نے ان الفاظ سے دعا کی:

یا علیم یا حلیم یا علی یا عظیم انا عبیدك وفی سبیلك نقاتل عدوك اللھم فاجعل لنا الیھم سبیلا۔

اس کے بعد آپ نے اپنا گھوڑا دریا میں اتارا اور آپ کے ساتھ لشکر والوں نے بھی اپنی سواریاں دریا میں ڈال دیں۔ دریا عبور کرتے وقت تمام لشکر کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے:

یا ارحم الراحمین یا حکیم یا کریم یا احد یا صمد یا حی یا قیوم یا ذاالجلال والاکرام لاالہ الا انت ربنا۔

حضرت علاء اور آپ کا لشکر اس دریا پر ایسے چل رہے تھے جیسے کوئی زمین پر سہولت کے ساتھ چلتا ہے دریا کا پانی ان کی کے جانوروں کے گھٹنوں تک ہی پہنچا تھا۔ جب پورا لشکر دریا کے دوسرے کنارے پہنچ گیا تو سارا سامان وغیرہ جوں کا توں باقی تھا کوئی چیز گم نہ ہوئی۔ سچ کہا جس نے بھی کہا:

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جمع و تدوینِ قرآن:

جمع قرآن کی خدمت بھی آپ کے مبارک دور کی یادگار ہے۔ قیامت کی صبح تک آنے والے ہر شخص پر آپ رضی اللہ عنہ کا احسان موجود ہے جتنے بھی لوگ قرآن پڑھتے رہے پڑھ رہے ہیں یا آئندہ پڑھیں گے ان کے ثواب میں سیدنا صدیق اکبر برابر کے شریک ہیں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ:

اس کے ساتھ ساتھ تصوف یعنی سلوک و احسان کے سلسلہ نقشبندیہ میں آپ کی حیثیت بہت قابل قدر ہے۔

علمی خدمات:

آپ کی علمی خدمات بھی موجود ہیں چنانچہ ایک قول کے مطابق ایک سو بیالیس حدیثیں بہ روایت حضرت ابو بکر صدیق مروی ہیں۔ جن کو امام جلال الدین سیوطی نے "تاریخ الخلفاء" میں ایک جگہ جمع کر دیا ہے، اُمت کو فقہی معاملات میں جو مشکلات در پیش تھیں آپ نے اُن کا حل تجویز کیا مثلاً میراث جدہ، میراث جد، تفسیرِ کلالہ، حد شُرب خمر۔ وغیرہ۔

وفات:

بالآخر وہ وعدہ وفا ہونے کا وقت آپہنچا کہ ہر ذی روح موت کا پیالہ ضرور پیے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پہلا جانثار و فادار صحابی اور پہلا خلیفہ 13 ہجری جمادی الثانی کے ساتویں دن بیمار ہوئے اور 15 دن علیل رہ کر 22 جمادی الثانی مغرب اور عشاء کی درمیان فراق یار کے خیر باد کہہ کر وصال یار کے

لیے عازم سفر ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وصیت اور تدفین:

الشریعہ میں امام آجری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے روضہ رسول کے سامنے رکھ دینا اور عرض کرنا کہ آپ کا غلام آیا ہے اگر اجازت مل جائے تو وہاں دفن کرنا ورنہ مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔

تفسیر کبیر میں امام رازی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ وصیت کے مطابق آپ کی میت کو روضہ رسول کے سامنے رکھا گیا اور یوں عرض کی گئی: یا رسول اللہ آپ کا غلام ابو بکر سامنے حاضر ہے۔ چنانچہ قبر مبارک سے آواز آئی محب کو محبوب تک پہنچا دو۔ چنانچہ آپ کو روضہ رسول میں ہی دفن کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سچی محبت عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

خانقاہ چشتیہ شاہ عالم سلنگور ملائیشیا

جمعرات، 13 فروری، 2020ء

درج ذیل کتب زیر مطالعہ رہیں

- ❖ صحیح البخاری
- ❖ مسند احمد
- ❖ تفسیر کبیر
- ❖ سیرت لابن ہشام
- ❖ سیرت حلبیہ
- ❖ اسد الغابہ
- ❖ تاریخ الخمیس
- ❖ تاریخ الخلفاء
- ❖ طبقات ابن سعد
- ❖ البدایہ والنہایہ
- ❖ ازالۃ الخفاء
- ❖ ازالۃ الضیق بسیرۃ سیدنا ابو بکر الصدیق
- ❖ مہمات الدعا للتھانوی
- ❖ الشریعہ للآجری